ستارہ حرف کا ڈوبا

مرتبہ
نوید ظفر کیانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فیس بک عالمی ادبی گروپ "موجِ غزل" کے طرحی مشاعرہ و نظم رنگ کے تحت
منعقدہ مشاعرہ نمبر ۲۸۳ بتاریخ ۱۹؍ستمبر ۲۰۲۱ء پر مشتمل برقی کتاب
بیادِ ضیاء شہزاد (مرحوم)، موجِ غزل کے معتبر شاعر
ستارہ حرف کا ڈوبا
موجِ غزل کتابی سلسلہ نمبر ۲۸۳
گروپ منتظمین:
ہاشم علی خان ہمدم
نوید ظفر کیانی
روبینہ شاہین بینا
نادیہ سحر
مرتبہ:
نوید ظفر کیانی
عالمی آن لائن مشاعرہ
موجِ غزل
۲۸۳
موجِ غزل
پبلیکیشنز
mudeer.ai.new@gmail.com
https://archive.org/details/@nzkiani
https://www.facebook.com/groups/1736109056634616/

فہرست

پیشرس

ستارہ حرف کا ڈوبا

حرفِ کن سے کائنات تخلیق کرنے والے خدا نے انسان کو گونا گوں صلاحیتوں سے مالا مال کرتے ہوئے بے شمار صاحب کمال پیدا کیے ہیں۔ علمی و ادبی گھرانے میں پیدائش بھی نعمت خداوندی ہے۔ ضیا شہزاد بھی صاحب کمال ہستی کا نام ہے جو بہ یک وقت صحافت، ادب اور آرٹ سے منسلک رہے۔ صحافتی سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ ادب، فلم اور ٹیلی ویژن کی دنیا میں نام پیدا کیا۔

ضیاء الدین المعروف ضیاء شہزاد ۲۷ جنوری ۱۹۴۲ء کو باول (BAWAL) ، ریاست ہریانہ، انڈیا میں پیدا ہوئے۔ ایم اے جرنلزم، کراچی یونیورسٹی سے کیا اور صحافت سے منسلک ہو گئے۔ کامرس رپورٹر، روزنامہ "امروز" کراچی کے علاوہ مختلف اخبارات میں حالاتِ حاضرہ پر کالم، سیاسی تجزیئے و قطعات لکھنے کا سلسلہ مرتے دم تک جاری رہا۔ قریباً پچاس برس مختلف اخبارات میں بطور نمائندہ اور ایڈیٹر کی حیثیت سے کام کیا۔ اپنا ذاتی روزنامہ "قومی اتحاد" کراچی سے نکالا۔ کثیر الاشاعت ماہنامے "سات رنگ ڈائجسٹ" اور "داستان ڈائجسٹ" اور دیگر کئی جرائد کے پبلشر اور ایڈیٹر رہے۔ علاوہ ازیں صوبہ سندھ کے صحافیوں کی نمائندہ تنظیم "سندھ یونین آف جرنلسٹ" کے منتخب صدر بھی رہے۔

ثقافتی و فلمی دنیا میں قدم رکھا تو ذاتی فلم "دلاری" پروڈیوس

کی۔ بحیثیت پروڈیوسر، ڈائریکٹر، اسکرپٹ رائٹر، چیف اسسٹنٹ ڈائریکٹر اور اداکار کام کیا۔ جبکہ کئی فلموں کے اسکرپٹ اور گیت لکھنے کے علاوہ پاکستان ٹیلیوژن کراچی کے لئے بچوں کی سیریل "راز" لکھی۔ پاکستان کے لیجنڈ اور اپنے ہم زلف کمال احمد رضوی کی کئی ٹی وی سیریز میں بحیثیت اداکار بھی کام کیا۔ جبکہ جیو ٹیلیوژن کے لئے بھی کنٹریکٹ پر انگریزی فلموں کو اردو میں منتقل کیا۔ مختلف ادبی و سماجی تقریبات میں نظامت کے فرائض انجام دیے۔

ادبی سرگرمیوں میں فعال ادیب کے طور پر مختلف ڈائجسٹوں میں افسانے اور قسط وار اور مختصر کہانیاں اور سیریز تحریر کیں جبکہ "تجارتی شخصیت کی سوانح "یادوں کے اجالے" بھی لکھی۔ بہ طور شاعر پہلے شعری مجموعے "ہجر کا تماشا،، کے تیسرے ایڈیشن کی اشاعت کے بعد زیر طبع دوسرے شعری مجموعے۔" چاند سا چہرہ،، اور تیسرے شعری مجموعے "ہجر کے دن اور رات" کے علاوہ زیر طبع شعری تصنیفات میں حمد و نعت کے علاوہ نظموں کا مجموعہ اور افسانوں کا مجموعہ "ہمسفر"، ناول "بدنام" اور کئی کتابیں شامل ہیں۔ اُن کا انتقال ۱۷ ستمبر ۲۰۲۱ء بروز ہفتہ کراچی میں ہوا اور وہیں تدفین ہوئی۔

ضیا شہزاد فیس بک پر متحرک شاعر کے طور پر نام ور ہوئے۔ آخری دم تک سوشل میڈیا پہ ان کا تازہ کلام شائع ہوتا رہا۔ کئی ادبی گروپس میں باقاعدہ لکھتے رہے۔ موجِ غزل کے مستقل اور اہم ممبر شاعر رہے۔ ان کے اعزاز میں ۱۷۱واں موجِ غزل عالمی مشاعرہ بھی منعقد ہو چکا ہے۔ اپنی وفات سے چند دن پہلے منعقد ہونے والے موجِ غزل عالمی مشاعرہ میں بھی شریک ہوئے۔ اُن کی وفات پر اہلِ ادب سوگوار ہیں۔ اللہ ان کے درجات بلند فرمائے۔ آمین۔

ضیا شہزآد ایک ستارے کی ادب کے افق پر ہمیشہ جگمگاتے رہیں گے۔ موج غزل عالمی مشاعرہ نمبر ۲۸۳ میں ضیا شہزآد کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے خصوصی موج غزل رنگ پیش کیا گیا۔ جس میں پیش کیا گیا کلام برقی مجلے کی شکل میں پیش خدمت ہے۔ اللہ ضیا شہزآد کے درجات بلند فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

کہا ہے الوداع ہمدمؔ قتیلِ دل نے انشا کو
ستارہ حرف کا ڈوبا ، ضیا شہزآد کی صورت

ہاشم علی خان ہمدمؔ
منتظم موج غزل ادبی فورم

انعام الحق معصوم صابری

قمر افلاک پر ابھرا ضیاء شہزاد کی صورت
ستارہ حرف کا ڈوبا ضیاء شہزاد کی صورت

دکھائی راہ جینے کی زمانے میں ہمیں جس نے
چمکتا چاند سورج سا ضیاء شہزاد کی صورت

کھلاڑی حرف کا ایسا چلے اپنی روانی میں
بنا موج غزل دریا ضیاء شہزاد کی صورت

محبت میں عقیدت میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عشق میں بہتا
سمندر تھا وفاؤں کا ضیاء شہزاد کی صورت

ہوئی تھی بات ان سے آخری حرفِ عقیدت پر
جو ہے دیوان نعتوں کا ضیاء شہزاد کی صورت

دکھائی اب نہیں دیں گے کہاں لفظوں کی دنیا میں
نظر آئے گا اب ان کا ضیاء شہزاد کی صورت

ہوا معصومؔ بھی مغموم یارب مغفرت کر دے
رہے دل میں سدا زندہ ضیاء شہزاد کی صورت

ایم اکرام الحق

ضیاء شہزاد

(نہایت افسوس کے ساتھ یہ لکھ رہا ہوں کہ آج معروف شاعر جناب ضیاء شہزاد اللہ کو پیارے ہو گئے۔ ان کے اعزاز میں یہ کلام جولائی ۲۰۲۰ء میں لکھا تھا کہ اس کو ادبی فورم "صبا آداب کہتی ہے" کے ضیاء شہزاد نمبر میں شائع کیا جانا تھا۔ نہیں معلوم تھا کہ یہ کلام اچانک آج ان کی وفات پر منظرِ عام پر آئے گا۔ اللہ کے ہی سب فیصلے ہیں۔ سب کو اسی کی طرف لوٹنا ہے۔)

طبیعت میں متانت بھی ضیا شہزاد رکھتے ہیں
خدا سے خاص چاہت بھی ضیا شہزاد رکھتے ہیں

خدا کے خاص بندوں سے تو نسبت خاص ہے ان کی
عبادت میں عقیدت بھی ضیا شہزاد رکھتے ہیں

ستم دیکھیں کہیں پر بھی نہیں ڈرتے بیاں کرتے
نڈر سی اک شجاعت بھی ضیا شہزاد رکھتے ہیں

جریدوں میں رسالوں میں بھی اُن کا نام چھپتا ہے
قلم کی سب فراست بھی ضیا شہزاد رکھتے ہیں

یہاں شوبز حوالوں میں بھی ان کی بات ہوتی ہے
کہ شوبز میں مہارت بھی ضیا شہزاد رکھتے ہیں

اگر کچھ ٹھان لیتے ہیں نہیں رکتے کسی سے بھی
ارادوں میں قیامت بھی ضیا شہزاد رکھتے ہیں

وہ سچ کا ساتھ دیتے ہیں اصولوں پر ہی چلتے ہیں
صداقت بھی دیانت بھی ضیا شہزاد رکھتے ہیں

سبھی کو خاص رکھتے ہیں سبھی سے پیار کرتے ہیں
وفا والی نزاکت بھی ضیا شہزاد رکھتے ہیں

فصاحت میں بلاغت میں نہیں ثانی ہے ان کا حق
بلا کی بس ذہانت بھی ضیا شہزاد رکھتے ہیں

جمیل حیدر عقیلؔ

غزل کا ماہتاب اترا ضیا شہزاد کی صورت
ستارہ حرف کا ڈوبا ضیا شہزاد کی صورت

کہیں پر داغ فرقت دے گئی چپکے سے روبینہ
کبھی ساتھی کوئی بچھڑا ضیا شہزاد کی صورت

کئی منظر ہوئے اوجھل غموں کی اوس پڑنے سے
نکل آنکھوں سے اے دریا ضیا شہزاد کی صورت

گلستان محبت کو ہوا احساس ویرانی
خیالوں میں کوئی اترا ضیا شہزاد کی صورت

غزل گوئی کے آنگن تجھ پہ ایسی رات نہ ڈھلتی
اگر دیپک کوئی جلتا ضیا شہزاد کی صورت

بہت سونی ڈگر تیرے بنا ہے شعر گوئی کی
کوئی تو ہمسفر ہوتا ضیا شہزاد کی صورت

غزل کی بیل پر آئے نہ وہ پہلی سی ہریالی
ملا وہ درد کا صحرا ضیا شہزاد کی صورت

ڈاکٹر نگار سلطانہ

کولکتہ انڈیا

چمکتا اک ستارا تھا ضیا شہزاد کی صورت
ستارہ حرف کا ڈوبا ضیاء شہزاد کی صورت

کہ مرگِ ناگہاں آ کر فلک پر لے گئی جس کو
وہ اک جھونکا ہوا کا تھا ضیا شہزاد کی صورت

بہت روشن ستارہ تھا ادب کی آج دنیا میں
ادب کا ایک تحفہ تھا ضیا شہزاد کی صورت

ستارے بجھ گئے اب تو اداسی چھا گئی دل میں
تو آنکھوں سے بہا دریا ضیا شہزاد کی صورت

وہ اپنے قول کے سچے، جو مونس بھی تھے مخلص بھی
کہاں ڈھونڈوں میں ان جیسا ضیا شہزاد کی صورت

وہ شعروں میں بہت ماہر غزل لکھنے کے تھے شوقیں
وہ تھے شاعر بہت اعلیٰ ضیا شہزاد کی صورت

ابھی اردو ادب میں بھی نہیں پھر ان کا ثانی ہے
ادب کا ماہ پارا تھا ضیا شہزاد کی صورت

خدا سے التجا ہے وہ کرے اب مغفرت ان کی
ادب بھی یہ رہے زندہ ضیا شہزاد کی صورت

راشد ریاضؔ

گلبرگہ، ریاست کرناٹک،
انڈیا

لکھیں سب ایک اک مصرعہ ضیاءؔ شہزاد کی صورت
کرے یوں پیش خراج اپنا ضیاءؔ شہزاد کی صورت

ہوا شاعر جو اک اچھا ضیاءؔ شہزاد کی صورت
ادب کیا بھول پائے گا ضیاءؔ شہزاد کی صورت

نہیں ہے گر یہ نا قدری تو پھر کیا ہے بتا دینا
نہ تو سمجھا نہ میں سمجھا ضیاءؔ شہزاد کی صورت

یوں ہو جائے تو ہی شاید ضیاء کو چین آ جائے
کوئی تو پھر ہو دوبالا ضیاء شہزاد کی صورت

سجی گی بزم شعر و شاعری کی جب کہیں راشدؔ
اُبھر آئے گی ہر لمحہ ضیاء شہزاد کی صورت

روبینہ شاہین بیناؔ

بجا مہرِ درخشندہ ضیاء شہزاد کی صورت
اُٹھا استاد مشفق سا ضیاء شہزاد کی صورت

زمانے کے کناروں سے کبھی ٹکرایا کب آ کر
کوئی موج غزل جیسا ضیاء شہزاد کی صورت

ہمیشہ دیکھا ہے ہم نے ادب کے سارے گوشوں میں
عجب ہیرا، تراشیدہ، ضیا شہزاد کی صورت

کوئی جھونکا بہاروں کا سرِ باغِ سخن دیکھا
بہر سو رنگ و بو برپا ضیاء شہزاد کی صورت

کبھی جیون کے سرد و گرم سے بجھتے نہیں دیکھا
ضیاء شہزاد کو پایا ضیاء شہزاد کی صورت

اندھیرے دور تک ہم کو دکھائی دیتے ہیں بینا
ستارہ حرف کا ڈوبا ضیاء شہزاد کی صورت

ریاض احمد قادری

بہت چمکا وہ اک تارا، ضیا شہزاد کی صورت
ستارا حرف کا ابھرا، ضیا شہزاد کی صورت

شرافت اور متانت کا تھا وہ پیکر زمانے میں
ملا شاعر بہت اعلیٰ، ضیا شہزاد کی صورت

کمالِ شعر گوئی ختم تھا اس ہی کی ہستی میں
مفکر اعلیٰ اک پایا، ضیا شہزاد کی صورت

تخیل منفرد اس کا طبیعت میں روانی تھی
خدا نے نکتہ ور بخشا ضیا شہزاد کی صورت

کھڑے تھے لفظ سارے ہاتھ باندھے سامنے اس کے
تغزل کا تھا شہزادہ ، ضیا شہزاد کی صورت

اچانک موت اس کو آ گئی صدمہ بڑا ہے یہ
سِتارہ حرف کا ڈُوبا ، ضیا شہزاد کی صورت

ریاضؔ اس کا چلے جانا ادب کا سانحہ ٹھہرا
ملا ہے اِک بڑا صدمہ ، ضیاء شہزاد کی صورت

سیدہ منورِ جہاں منورؔ

دیا تھا ہم کو جو تحفہ ضیاء شہزاد کی صورت
خدا نے لے لیا اپنا ضیاء شہزاد کی صورت

محبت اور اخوت کا جہاں آباد تھا جس سے
ادب کا ڈھا گیا قلعہ ضیاء شہزاد کی صورت

ادب کے چرخ سے لفظوں کے جو موتی لٹاتا تھا
ستارہ حرف کا ڈوبا ضیاء شہزاد کی صورت

اگر جائے تو یوں جائے کوئی دنیائے فانی سے
تاثر چھوڑ کر اپنا ضیاء شہزاد کی صورت

اسے بھی یاد رکھے گا زمانہ بعد مرنے کے
جو ہو کردار کا اعلیٰ ضیاء شہزاد کی صورت

تماشا ہجر کا پڑھ کر یہ خود ہی کہہ اٹھیں گے لوگ
کہ ہم نے کھو دیا ہیرا ضیاء شہزاد کی صورت

ہمارا کیا منور ہم تو ان کے معترف ٹھہرے
بھلا سکتی نہیں دنیا ضیاء شہزاد کی صورت

شاہین فصیح ربانی

کوئی کیا بھول پائے گا ضیا شہزاد کی صورت
وفا و مہر کا نغمہ ضیا شہزاد کی صورت

سمندر کی طرف نکلا تغزل کی معیت میں
سخن کا بولتا دریا ضیا شہزاد کی صورت

جگہ خالی ہوئی ان کی، اداسی لفظ پر اتری
ستارہ خوف کا ڈوبا، ضیا شہزاد کی صورت

ملا تو میں نہیں ان سے مگر تصویر کہتی ہے
نہیں آساں بھلا دینا ضیا شہزاد کی صورت

اگر تم چاہتے ہو نام دنیا میں رہے باقی
ادب کی خدمتیں کرنا ضیا شہزاد کی صورت

شہناز رضوی

بہت چمکا وہ اِک ہیرا، ضیا شہزاد کی صورت
سبھی کی آنکھ کا تارا، ضیا شہزاد کی صورت

شرافت تھی، متانت تھی، تکلُّف اس کا شیوہ تھا
بہت سنجیدہ شاعر تھا، ضیا شہزاد کی صورت

فصاحت اور بلاغت میں، نہ تھا اُس کا کوئی ثانی
سبھی نے جس کو دیکھا تھا، ضیا شہزاد کی صورت

ہر اِک کا مونس و غم خوار، مخلص دوست اور ہمدرد
شفیق و مہرباں جو تھا، ضیا شہزاد کی صورت

کسے تھی یہ خبر، وہ نظر ہم کو نہ آئے گا
جو ہم سے ایک دن بچھڑا، ضیا شہزاد کی صورت

جسے الفاظ پر تھی دسترس حاصل سنو لوگو
ستارہ حرف کا ڈوبا، ضیا شہزاد کی صورت

یہی اک بات ان سب سے، ذرا شہناز تم پوچھو
بھلا پائے گا کوئی کیا، ضیا شہزاد کی صورت

گوہر رحمٰن گہر مردانوی

ادب پر چار سو چمکا ضیاء شیزاد کی صورت
ستارہ حرف کا ڈوبا ضیاء شیزاد کی صورت

سخن پرور جو میدانِ ادب میں ساتھ رہتا تھا
بہ مثل گل بہت مہکا ضیاء شہزاد کی صورت

گھڑی ائی قیامت خیز مرگ ناگہانی کی
سخنور خوب تر چہکا ضیاء شیزاد کی صورت

دعائے مغفرت کرتے ہیں یا ربی معافی دے
اگر بندہ بشر بہکا ضیاء شیزاد کی صورت

یہاں موجِ غزل میں گو غزل گوئی تو ہوتی ہے
گہر اشعار میں رہنا ضیاء شیزاد کی صورت

محمد جسیم الدین نوریؔ فیضی

گڑھوا جھارکھنڈ، انڈیا

قمر کے نور کا ٹکڑا ضیاء شہزاد کی صورت
بکھیرا ہر طرف جلوہ ضیاء شہزاد کی صورت

خوشی ہو رنج ہو پھر بھی تبسم ریز ہو ہردم
بتاتا یہ ہے ہر لمحہ ضیاء شہزاد کی صورت

سجے گی بزم جب بھی مجھ کو تیری یاد آئے گی
انوکھا خوب تابندہ ضیاء شہزاد کی صورت

خدا کے حمد اور نعت و غزل اور نظم میں اُن کی
تھا لکھنے کا الگ لہجہ ضیاء شہزاد کی صورت

میں نوریؔ یہ بھی کہتا ہوں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت کے صدقے
ہمیشہ خوب رُو پایا ضیاء شہزاد کی صورت

نادیہ سحرؔ

چمکتا سا جو ہیرا تھا ضیاء شہزاد کی صورت
ستارا آج وہ ڈوبا ضیاء شہزاد کی صورت

بہت افسوس ہے دل کو نہیں ہے آج محفل میں
ہوا کا نرم سا جھونکا ضیاء شہزاد کی صورت

تناور پیڑ کی صورت وہ قائم تھا گلستاں میں
یہاں سایہ ہے اب اس کا ضیاء شہزاد کی صورت

سدا قائم رہے گی یاد ان کی دل میں وعدہ ہے
نہ بھولے گی کبھی دنیا ضیاء شہزاد کی صورت

یقیں آتا نہیں ہے دل کو اب تک ان کے جانے کا
نظر اب کون آئے گا ضیاء شہزاد کی صورت

سحر لکھتے ہوئے آنکھیں مری نم ہیں، دُکھا دِل ہے
رواں ہے آنکھ سے دریا ضیاء شہزاد کی صورت

نوید ظفر کیانی

ضیاء شہزاد

ختم ہوتی جا رہی ہے زیست کی میعاد بھی
بس گیا سینے کے اندر اک عدم آباد بھی
آ گئی دیدہ وران دہر پر افتاد بھی
رہ گئے ہیں کیسے کیسے لوگ بن کر یاد بھی
چل دئے سوئے عدم آخر ضیا شہزاد بھی

وہ ضیا شہزاد جن سے گلشنِ حرف و سخن
فیس بک پر اور ہی دِکھلانے لگتا تھا پھبن
لگنے لگتا تھا ہر اِک گوشہ سراسر اک چمن
اُن کی خوشبو ہر طرف تھی صورتِ مشکِ ختن
چل دیے سوئے عدم آخر ضیا شہزاد بھی

ہائے تھے کیسے سخی، احساس کی کڑکی میں وہ
بانٹتے تھے قربتیں اِس سائبر دوری میں وہ
اِس قدر جگنو اٹھائے پھرتے تھے مٹھی میں وہ
نور سا بھر دیتے تھے ہر محفلِ شعری میں وہ
چل دیے سوئے عدم آخر ضیا شہزاد بھی

رونقیں سب چھین کر تو لے گئی ہے اے اجل
اب کہاں مل پائے گا ہم کو کوئی ان کا بدل
موجزن اب کون ہو گا صورتِ موجِ غزل
پڑ کے رہ جائے گا امواجِ ادب میں اک خلل
چل دیے سوئے عدم آخر ضیا شہزاد بھی

ہاشم علی خان ہمدمؔ

سرِ موجِ غزل چمکا، ضیاء شہزاد کی صورت
ستارہ اوج پر دیکھا، ضیاء شہزاد کی صورت

فصاحت میں، بلاغت میں، نفاست میں، ریاضت میں
سراپا دِل رُبا رکھا، ضیاء شہزاد کی صورت

رکھے گا نقشِ تازہ دم، نگارِ حرفِ آئندہ
حسیں بندش، حسیں مصرع، ضیاء شہزاد کی صورت

غزل کا رنگ نکھرا، نظم کے سرسبز چہرے پر
سخن کا ذائقہ پایا، ضیاء شہزاد کی صورت

کھلائے خوب صورت پھول دالان محبت میں
دِلوں کو خوش نما رکھا، ضیاء شہزاد کی صورت

کھنکتی لے، چھلکتے سر، تھرکتے رنگ پانی میں
چلا بہتا ہوا دریا، ضیاء شہزاد کی صورت

یہی شستہ کلامی ہے، یہی ارفع خیالی ہے
کھلا احساس کا غنچہ، ضیاء شہزاد کی صورت

بصیرت آشنا آنکھوں نے دیکھی ہے بصارت سے
شعور و فکر کی دنیا، ضیاء شہزاد کی صورت

کھلا ہے پیار کرتی دھڑکنوں پر قطعہ در قطعہ
کتابِ عشق کا صفحہ، ضیاء شہزاد کی صورت

مرصع زندگی کرتے ، مرقع شاعری کرتے
گیا وہ گوہر فردا، ضیاء شہزاد کی صورت

دبستان کراچی میں وہ خود تشبیہ تھا اپنی
ادب کا استعارہ تھا، ضیاء شہزاد کی صورت

کیا ہے الوداع ہمدم قتیلِ دل نے انشاء کو
ستارہ حرف کا ڈوبا، ضیاء شہزاد کی صورت

مشتری ہوشیار باش

کتاب کا نام	ستارہ حرف کا ڈوبا۔
تدوین و تصنیف	نوید ظفر کیانی
وضاحت	فیس بک عالمی ادبی گروپ ''موجِ غزل'' کے ''طرحی مشاعرہ و نظم رنگ'' کے تحت منعقدہ مشاعرہ نمبر ۲۸۳ بتاریخ ۱۹ر ستمبر ۲۰۲۱ء پر مبنی برقی کتاب۔ شعراء کی فہرست ناموں کی ''حروفِ تہجی'' کی ترتیب سے مرتب کی گئی ہے۔
کاپی رائٹ	جملہ حقوق بحق منتظمین موجِ غزل محفوظ۔
اجازت	اِس کتاب کو حوالہ جات یا غیر کاروباری نقطۂ نظر سے استعمال کیا جا سکتا ہے یا اِس کا اشتراک کیا جا سکتا ہے تاہم اِس میں کسی قسم کی کانٹ چھانٹ یا اِس کی شکل تبدیل کرنے کی اجازت نہیں ہے۔اس کے لئے گروپ منتظمین اور مصنف کی پیشگی اجازت ضروری ہے۔
منتظمین	ہاشم علی خان ہمدم، نوید ظفر کیانی، روبینہ شاہین بیناؔ اور نادیہ سحرؔ۔
صفحات	۴۲۔
سالِ اشاعت	۲۰۲۱ء۔
پبلشر	مکتبۂ ارمغانِ ابتسام۔
ویب سائٹ	https://archive.org/details/@nzkiani
فیس بک	https://www.facebook.com/groups/1736109056634616
برقی ڈاک	nzkiani@gmail.com

ہر ماہ نئے رنگ
پہلا ہفتہ: طرحی مشاعرہ رنگ
دوسرا ہفتہ: منفرد ردیف رنگ
تیسرا ہفتہ: منفرد قوافی رنگ
چوتھا ہفتہ: اصنافِ سخن رنگ
ان شاء اللہ